© rasailojaraid.com

آزمائش کی گھڑی

محمد عمر فاروق

قوموں کی زندگی میں عروج وزوال آتے رہتے ہیں، قیادت اگر مخلص ہو تو مشکلات کی گھڑیاں، راحت وسکون میں باسانی بدل جاتی ہیں، وگرنہ قومیں ذلت کے گڑھوں میں دب کر بے نام ہو جاتی ہیں۔ وطن عزیز آج کل شدید بحرانوں کی لپیٹ میں ہے، ایٹمی اثاثے دشمن کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں، سوات اور وزیرستان کے علاقوں میں امریکی سامراج آپریشن کے پردے میں اس حساس علاقے میں مستقل قیام کے لیے پر تول رہا ہے۔ سیاسی خلفشار جان بوجھ کر پیدا کیا جا رہا ہے تاکہ پاکستان خانہ جنگی کا شکار ہو اور بیرونی قوتوں کو ملک کے اندر مداخلت کرنے کا جواز میسر آئے۔ بے نظیر بھٹو کا قتل اسی بیرونی ایجنڈے کا شاخسانہ ہے دھماکے، بدامنی، اور قتل وغارت گری نے پوری قوم میں خوف وہراس اور سراسیمگی کی لہر دوڑادی ہے۔ یہ تمام تر اقدامات اس لیے بروئے کار لائے جا رہے ہیں تاکہ پاکستانی قوم کو نفسیاتی لحاظ سے مفلوج کر کے کیموفلاج کیا جاسکے۔ یہ فتنہ سامانیاں اگر ہمارے اتحادی دوستوں کی عطا کردہ ہیں تو ہمارے حکمرانوں کی اس نیم جان قوم پر نوازشات بھی کچھ کم نہیں ہیں۔

پہلے چینی کا بحران لایا گیا، اب اس زرعی ملک کے عوام گندم کے ایک ایک دانے کو ترس رہے ہیں، لوگ بھوک سے مجبور ہو کر خودکشیوں پر اتر آئے ہیں، پٹرول ڈیزل، گیس اور بجلی کے نرخ آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتیں عوام کے بس سے باہر ہو گئی ہیں۔ سوڈیڑھ سو کی دیہاڑی والا مزدور دو وقت کے کھانے سے محروم کر دیا گیا ہے ہمارے ارباب اختیار جو ہر چھوٹی سی چھوٹی بات میں بھی امریکہ کی پیروی اور نقل کرنے کو روشن خیالی سمجھتے ہیں کیا انھیں یہ معلوم نہیں ہے کہ امریکہ میں کھانے پینے کی اشیاء کے نرخ آج بھی وہی ہیں جو تیس سال پہلے تھے وہاں ڈیری کی مصنوعات کا بھی یہی حال ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ عوام کی زندگی کو معاشی مسائل کی تلخیوں میں غرق کر دیا گیا ہے اب صورت حال یہاں تک آپہنچی ہے کہ لوگ جس وجان کا رشتہ برقرار رکھنے کی تگ ودو میں ہانپ رہے ہیں، انھیں کچھ خبر نہیں کہ ملک میں جمہوریت کا راج ہے یا ڈکٹیٹرشپ کی حکمرانی ہے انھیں معلوم نہیں کہ چیف جسٹس افتخار چودھری اپنی مسند پر فائز ہیں یا اپنے گھر سے بے گھر کیے جا رہے ہیں، انھیں کون بتائے کہ انتخابات کی تاریخ سر پر آگئی ہے اور انھیں اپنا ووٹ ڈال کر اپنا حق رائے دہی استعمال کرنا ہے۔ انھیں اتنی فرصت کہاں کہ وہ سیاسی عمل اور بیرونی حالات پر ایک نظر ڈال سکیں۔ انھیں بس اتنا پتا ہے کہ انھیں فاقہ بھری رات کاٹ کر صبح سے شام تک بیوی بچوں کے پیٹ کی آگ ٹھنڈی کرنے کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے فاقہ زدہ جسموں کو مشقت کی بھٹی میں جھونکنا ہے اور یہ سلسلہ کولھو کے بیل کی طرح شب و روز جاری رہنا ہے ''سب سے پہلے پاکستان'' کے نعرے اور حکمرانوں کے سات نکاتی ایجنڈے سے بجھے ہوئے چولہے اور بے جان جسموں میں حرارت نہیں دوڑائی جاسکتی۔ لوگ امن و اسکون چاہتے ہیں روزگار کے خواہشمند ہیں، بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے خواہاں ہیں عوام کی ان خواہشات کو پورا کرنا اربابِ اختیار کا فرضِ اولین ہے جو حکومت دکھی دلوں کو سکھ، چین نہیں دے سکتی اسے حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اہلِ اقتدار رعایا کی ضرورتوں کی تکمیل کے ذمہ دار ہیں اگر وہ کوتاہی اور غفلت کو شعار بنائیں گے تو وہ حشر کی پیشی کے روز اللہ کے حضور اپنا جواب سوچ رکھیں۔

ایک ذمہ داری ان اصحاب پر بھی عائد ہوتی ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے دولت و ثروت سے مالا مال کر رکھا ہے غریبوں اور تنگ دستوں پر موجود دور میں جو کڑا وقت طاری ہے اس آزمائش کی گھڑی میں اہلِ زر کو آگے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کی عملی مثال قائم کرنا وقت کا ناگزیر تقاضا ہے۔ انھیں چاہیے کہ وہ یوٹیلٹی سٹوروں پر قوم کی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں اور ضعیف و ناداروں کی لمبی قطاروں کو اپنی دولت کی تقسیم کے ذریعے کم سے کم کرنے کی کوشش کریں ان کی سخاوت اور ایثار سے غریبوں کی اجڑی ہوئی دنیا پھر سے آباد ہوسکتی ہے جسم و جان کے ٹوٹتے سلسلے بحال ہوسکتے ہیں۔ فاقہ زدہ جانیں توانا اور صحت کی نعمتوں سے ہمکنار ہوسکتی ہیں کون ہے جو اس دنیا میں ہی جنت کمانے میں سبقت حاصل کرے یقیناً ایسے ایثار پیشہ اور درد مند سرمایہ دار افراد سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں جو ملک و قوم پر طاری اس امتحان اور آزمائش کو ٹال سکتے ہیں۔ اس قوم کا جو فرد پچیس لاکھ روپے کی گائے کی قربانی کرسکتا ہے بے شک وہ ہزاروں گھرانوں کی کفالت کی ذمہ داری بھی آسانی سے اٹھا سکتا ہے۔ اگر حکمران اور مخیّر حضرات مل کر مشکلات میں گھری ہوئی پاکستانی قوم کی دادرسی کا عزم کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خزاں کے دن بہار میں نہ بدل جائیں، صرصر کے تھپیڑے بادِ صبا کے جھونکوں سے مات کھا جائیں اور اس بدنصیب قوم کو معاشی مسائل سے آزادی ملے اور وہ بھی باوقار قوموں کی صف میں سینہ تان کر کھڑی ہوسکے، کیونکہ معاشی ناہمواری اور تنگ دستی سے نجات میں ہی ملک و قوم کی ترقی کا راز مضمر ہے اور یہی وہ کلیدی نکتہ ہے جو خوشحالی اور خوش بختی کی راہوں کے لیے سنگِ میل ہوا کرتا ہے۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
28 فروری 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی
سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961

© rasailojaraid.com